افغانستان (اور خراسان) کے بعض علاقوں کو انہی کے نام پر سیستان کہا گیا ہے۔ ان سیتھی قبائل نے موجودہ سندھ اور ہندوستان کے گجرات تک کے علاقوں کو تاراج کیا۔ یہاں تک کہ ان کے دورِ حکومت میں سندھ کو سیتھیا کہا جاتا تھا۔ سیتھیوں کی زبان کے کئی الفاظ ابھی تک پشتو زبان میں موجود ہیں [۱۲]۔

تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں ازون (Usun) قبائل نے سیتھیوں کی حکمرانی ختم کی۔ اُزون منگول نسل کے مگر ترکی بولنے والے قبائل تھے۔ سن ۷۳ ء قبل مسیح میں اُزون حکمران کنمی (Kunmi) کے دور میں ان قبائل کی آبادی چھ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔ اُزون قبائل کے دو سلسلے تھے۔ ایک کو کنگلی (Kangli) کہا جاتا تھا اور دوسرے کو الانی (Alani)۔ کنگلی قبائل کراتاو (karatau) اور سیر دریا کے وسطی علاقوں میں رہتے تھے جبکہ الانی قبائل بحیرہ آرال کے شمالی سواحل سے بحیرہ کیسپئن کے شمالی سواحل کی طرف نقل مکانی کر کے چلے گئے تھے۔ سیر دریا کے مغربی کنارے پر واقع اکتیوبنسک (Aktyubinsk) کے مقام پر ہونے والی کھدائیوں سے پتہ چلا ہے کہ اُزون قبائل نے اپنے سرداروں اور نامور اشخاص کے لیے دو منزلہ مستقل رہائشی عمارات تعمیر کی تھیں جن میں وہ موسم سرما میں قیام کرتے تھے۔ اُزون قبائلی اتحاد کی یہ حکومت پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں اس وقت زوال پذیر ہوئی جب اِسے التائی ترکوں نے اپنے حملوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ التائی ترکوں کے غلبہ کے باوجود مقامی آبادی بدستور اپنے علاقوں میں قیام پذیر رہی۔ اس دوران قازقستان کے علاقے اولاً مغربی ترک خاقانوں [۱۳] (Western Turkish Kaganates) کے زیر تسلط رہے، اور بعد میں ان ترکی خاقانوں کے وارثوں اور وسطی ایشیا کے جنوبی علاقوں (ماوراء النہر) پر حکمرانی کرنے والے ترگیش خاقانیہ کا حصہ رہے۔ ترگیش خاقانیہ کی رعایا مختلف سماجی طبقات پر مشتمل تھی، جن میں اشراف، شہروں میں قیام پذیر تجار، کاشتکار، خانہ بدوش گلہ بان اور پیشہ ور جنگجو شامل تھے۔ یہ پیشہ ور جنگجو ایک عرصہ تک قتیبہ بن مسلم کی سربراہی میں حملہ آور مسلم افواج کی پیش قدمی روکنے میں کامیاب رہے [۱۴]۔

قازقستان : ظہور اسلام کے بعد

وسطی ایشیا کے جنوبی علاقوں کے دارالاسلام میں شمولیت کے بعد ترگیش خاقانیہ پر ویغور ترک قبائل حملہ آور ہوئے اور بعد میں التائی کے جنوب سے حملہ آور قارلوق ترکوں نے ترگیش ترکوں کو مکمل شکست سے دوچار کیا۔ قارلوق خاقانیہ (karluk kaganate) کا قیام

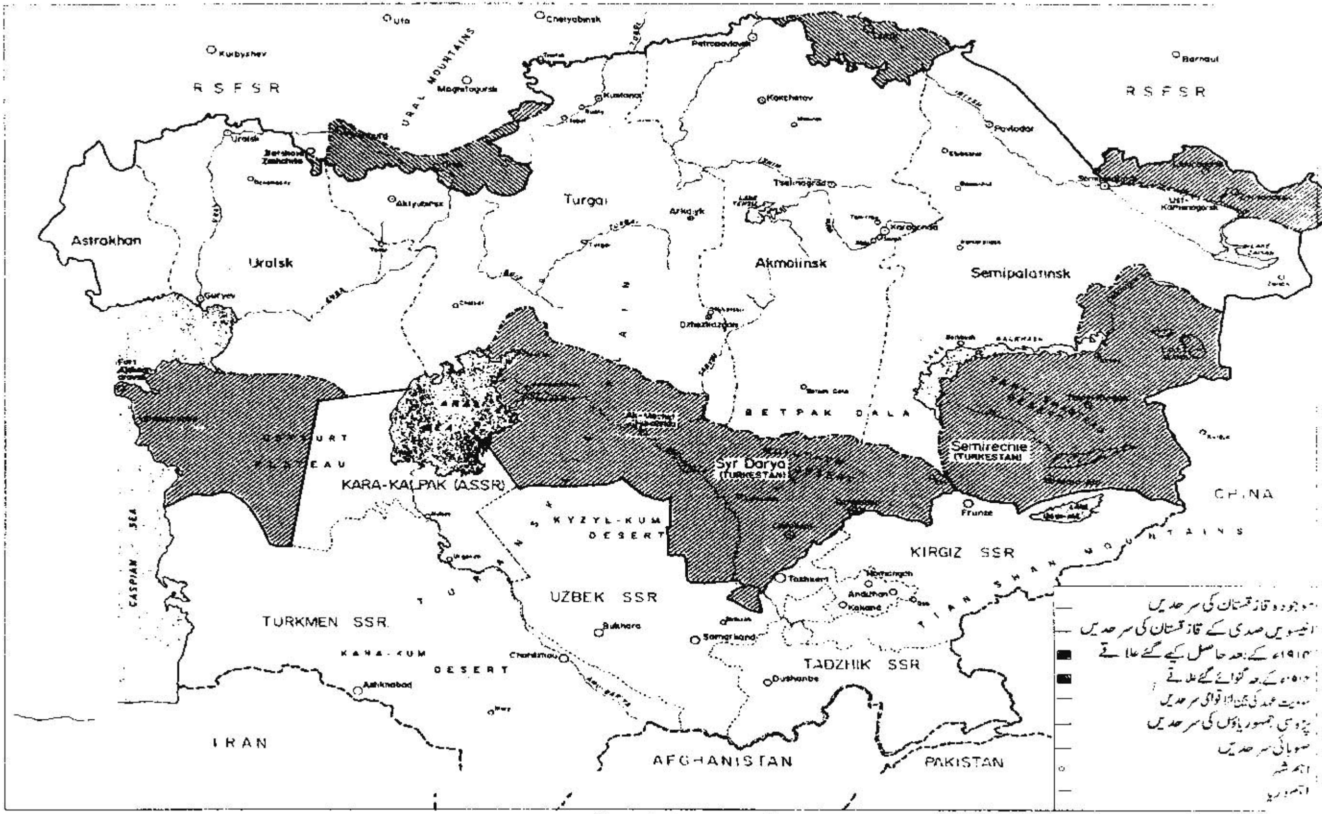

انیسویں صدی کا قازقستان

۷۶۶ء میں عمل میں آیا اور اس کی عمل داری مغربی قازقستان کے ماسوا قازقستان کے تمام علاقوں پر قائم ہو گئی۔ مغربی قازقستان کا علاقہ اوغوز مملکت کا حصہ رہا جو آج کے ترکمنستان کے علاقوں میں قائم تھی۔ ابتداء میں قارلوق خاقانیہ مشرق میں کاشغر سے نلے کر مغرب میں سیر دریا کے وسطی علاقوں میں قائم ہوئی۔ تاہم دسویں صدی عیسوی تک قالوق خاقانیہ نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں توسیع کرتے ہوئے جھیل اسک قل سے جھیل بلکاش تک اور ایلی، چو اور تالاش دریاؤں کے طاس کے علاقوں پر بھی تسلط قائم کر لیا۔ قارلوق عہد اقتدار میں قازقستان میں بڑے بڑے شہروں کی تعمیر ہوئی جن میں تاراز (ژمبول) اسفیجاب (سیرام) کچن ر فاراب (اُترار) شامل ہیں [۱۵]۔

۹۴۰ء میں قارلوقوں کو قرہ خانی ترکوں نے شکست سے دوچار کیا۔ اور سیر دریا کے شمالی کنارے کے علاقوں، خراسان کے بعض علاقوں (بشمول بلخ یا اس کے مضافاتی علاقوں)[۱۶] اور قازقستان کے مشرقی اور وسطی علاقوں کے علاوہ مشرقی ترکستان کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ قرہ خانیوں کے دور اقتدار میں قازقستان کے سٹیپ (steppe) کے علاقے کی معیشت نے زبردست ترقی کی۔ زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور آب پاشی کا نظام بہتر بنایا گیا جس کی وجہ سے خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے والے قبائلیوں کو ایک جگہ مقیم ہو کر کاشت کاری کا پیشہ اختیار کرنے کے مواقع ملے۔ سیر دریا کے وسطی علاقے پر خاص کر سبزیوں، پھل اور غلہ کی کاشت کی جانے لگی۔ قرہ خانیوں نے قازقستان کے شہر تاراز (ژمبول [۱۷]) کو اپنا دارالحکومت بنایا جس کی وجہ سے یہ ایک چھوٹے سے قصبے کی جائے دس ہزار نفوس پر مشتمل شہر بن گیا۔ پہلے سے موجود شہروں کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ قرہ خانیوں نے سیگناک (sygnak) اور سوان (suan) کے نئے شہر بھی بسائے۔

بارہویں صدی عیسوی میں سلجوقیوں کی طرف سے ماوراء النہر کے علاقے پر قبضہ کے ساتھ ہی قرہ خانی سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ ۱۱۳۰ء میں مغرب سے حملہ آور قرہ ختائی قبائل نے قرہ خانیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ قرہ ختائی منگول قبائل تھے جبکہ قرہ خانیوں کا تعلق التائی ترکوں سے تھا [۱۸]۔ قرہ ختائیوں نے قازقستان کے صحرا (steppe) کے علاقے پر تقریباً ایک صدی تک حکمرانی کی۔ قرہ ختائی حکمرانوں نے گور خان کا لقب اختیار کیا۔ تیرہویں صدی کی پہلی دھائی میں التائی ترکوں کے نیمان (Naiman) اور کیرے (Kerei) قبائل نے قرہ ختائیوں کا تختہ الٹ دیا۔ چنگیز خان کی سربراہی میں منگول اور تاتار یورشوں کے وقت قازقستان کے سمر چیا اور سٹیپ کے علاقوں میں انہی قبائل کی حکمرانی تھی [۱۹]۔